اے باغ بان دعوت سر سبز تیرا چمن ہے
قدسی سجاوتیں سی تیری یہ انجمن ہے

ادم و نوح ہے موجود رب کہ خلیل بھی ہے
موسی عیسی بھی اور پانچوں وہ پنجتن ہے

اپنے نبی بھی اِس میں اپنے علی بھی اِس میں
زہرا بھی ہے چمن میں اپنے حسین حسن ہے

اک اک امام ہے اور طیب کہ سب دعاتو
آیات سب خدا کی موجود ِمن و عن ہے

اے باغ بان دعوت اے بادشاہ عالم
تیرے چمن کی زینت ہند سند اور یمن ہے

مکہ مدینہ دونو اور کربلا نجف اور
مصر المعز چمن کہ مانک تو کوئی رتن ہے

تیرے چمن میں اقصی مسجد ہے قدسی موتی
تعظیم میں چمن کو جھکنے لگے گگن ہے

اے باغ بان دعوت تو ہی ہے روح چمن کا
تیرے لئے روپالا یہ اک چمن بدن ہے

علمی پلائے پانی پھل پھول سے بھرا ہے
تیری دعا چمن کا اے باغ باں حسن ہے

باون میں باغ باں تو طوبی کا تو درخت ہے
سکہ نجات کا تو دیوے گا ذو المنن ہے

اے باغ بان دعوت برہان دیں ہمارا
تیری ولا کی دولت میزان میں وزن ہے

مولانا سیف دیں کا ہمشاں ہمارا مالک
سیف الھدی کی نص سے تیرا ہی یہ چمن ہے

میرے جو دل کو پوچھو اخلاص سے کہے گا
قوت میں اس چمن تو قدسی فعل وطن ہے

دعوت کہ اس چمن کہ ہر نو نہال خوش ہے
مالک کی سروری سے سب کا چمن امن ہے

مالک کرے عنایت ملتی رہے سعادت
دنیا کے گھر میں اور پھر عقبی میں تو عدن ہے

اے باغ بان دعوت تیرا چمن کو دیکھے
دشمن کی آنکھیں دل اور سینہ میں بس جلن ہے

اعمی و مقعد جیسے دشمن چمن سے نکلے
ایسے ہی دشمنو کو سجین کا سجن ہے

اے باغ بان دعوت تیرے چمن میں رہ کر
دل سے تجھے محبت کرتے رہا یہ من ہے

تیرے چمن میں تیرے نقشہ قدم کی متی
تیرے غلام کی اے آقا کحل نین ہے

اے باغ بان دعوت کرنا تو ہی شفاعت
محشر میں رب کہ آگے تیرا وہاں چلن ہے

گر میرے پاس کوئی نیکی نہیں عمل میں
لیکن یہ دل کا آقا تیری طرف ولن ہے

اے باغ باں تو باقی رہیو جہاں تلک کہ
دکھلاوے دید طیب جو طیب الزمن ہے

تائید سے رہے تو ، اے باغ باں مؤید
معصوم تیرا من ہے صحت میں تیرا تن ہے

اللہ اکبر کھ کر تیری سفر یمن کی
عرض التھانی میں طر میری زباں دھن ہے

نصر عزیز سے تو فتح مبین لایا
مجھکو تیری ثنا کا اے باغ بان دھن ہے

منصور ہے یمن کا تو باغ بان دعوت
تیری ولا سے لبریز باقر کا یہ سخن ہے

بارش برستے رھنا صلوات کہ ہمیشہ
آل نبی کہ اوپر گر رات ہے یا دن ہے